اسلام امن وآشتی کا مذہب

از
پرویز عالم صدیقی (گولڈ میڈلیسٹ)
ڈپٹی منیجر ہیومن ریسورسز، انٹرنیشنل انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی (پاکستان)

تعارف اسلام:

اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانیت کو عطا شدہ آخری اور مکمل دین ہے۔ یہ دین انسانی زندگی کی تمام مشکلات اور بنیادی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

مختصر الفاظ میں اسلام کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق و مالک ونشو ونما کرنے والا ہے۔ اس کائنات عالم میں تمام چیزیں مقرر کردہ قوانین کے تحت روبعمل ہیں جس کو عرف عام میں قوانین فطرت بھی کہا جاتا ہے اس طرح کے قوانین انسان کے لئے بھی مقرر ہیں جو وحی کے ذریعے اسے دیئے جاتے ہیں۔ ان قوانین کے تقاضوں اور نتائج کو تسلیم کر لینا۔ اور اس کے سامنے گردن جھکا دینا ''اسلام'' ہے اس سے انحراف سرکشی اور کفر ہے۔

قرآن مجید کی پوری تعلیمات کی روشنی میں ''اسلام'' کے حوالے سے ایمانیات کے تین مرکزی نکتے ہمارے سامنے آتے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ۔ اس کا لازمی تقاضہ ہے کہ انسان دنیا میں خلیفہ اللہ فی الارض ہونے کی ذمہ داری نبھاتا ہو۔

۲۔ وحی پر ایمان۔ اس کا لازمی تقاضہ ہے کہ انسان صاحب وحی کی اطاعت لازمی پکڑتا ہو۔

۳۔ زندگی کی تسلسل (آخرت) پر ایمان۔ اس کا لازمی تقاضہ ہے کہ انسان قانون مکافات کو ہر عمل میں ملحوظ خاطر رکھتا ہو۔

اسلام کائنات کا دین ہے:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جب کائنات کو پیدا کیا اسی وقت یہ مقرر کر دیا کہ کائنات کا دین اسلام ہوگا۔ وہ کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور سپردگی کے راستے پر چلے گی۔ وہ ادنی درجہ میں بھی اس کی مرضی سے انحراف نہیں کرے گی۔

اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اس کو بھی یہی حکم دیا کہ وہ پوری طرح اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہ کر دنیا میں زندگی گزارے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت ہی کائنات کا مذہب ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت ہی انسان کا مذہب بھی ہے۔

ارشاد خداوندی ﴿۔۔واوحی فی کل سماء امرھا۔۔۔﴾ [1]

ترجمہ:

آسمانوں کو اُن کے متعلق وحی کر دی گئی۔

یہ اس وحی کا نتیجہ ہے کہ کروڑوں سالوں سے فضا میں تیرنے والے کرے اپنے مقررہ وقت اور مداروں پر گھوم رہے ہیں اور کبھی ذرہ برابر بھی ان کے وقت اور مدار میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اگر کبھی ذرہ برابر بھی فرق آجاتا تو کائنات کا موجودہ نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ہدایت اور راہ نمائی کے یہ قوانین زمین کے لئے بھی ہیں۔

﴿بان ربك اوحی لها﴾ [2]

ترجمہ:

وہ ایسا اس لئے کریگی کے تیرے پروردگار نے اس کو وحی کر دی ہے۔

یہ اس وحی کی گئی کا نتیجہ ہے کہ کروڑوں سالوں سے زمین کی کشش میں کوئی تغیر رونما نہیں ہوا۔ اگر اس کے مقرر کردہ کشش ثقل کی گراف میں کمی یا زیادتی کا کوئی ایک نکتہ بھی پیدا ہو جائے تو زمین کے گلوب کا نظام تہس نہس ہو جائے۔ اسی طرح زمین کے اندر لاکھوں تعداد میں بوئے گئے بیجوں کو اپنے اپنے ذائقوں اپنی شکلوں اور اپنے اپنے رنگوں میں اگانا بھی اس کے لئے مقرر کردہ قوانین کے تحت ہی ہے۔

ہدایت وراہ نمائی کے یہ قوانین غیر جانبدار چیزوں کے علاوہ جاندار چیزوں کے لئے بھی ہیں۔

قرآن کریم ارشار ربانی ہے: ﴿واوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون﴾ [۳]

ترجمہ:

تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کردی ہے کہ وہ پہاڑوں میں درختوں پر ٹیلوں پر اپنا گھر بنائے۔

اسلام کے سوا کوئی دین نہیں:

ارشادخداوندی ﴿ان الدین عندالله الاسلام﴾ [۴]

ترجمہ:

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔

اسلام وہ دین مبین ہے جس کی دعوت وتعلیم ہر پیغمبر اپنے دور میں دیتے رہے اور اب اس کی کامل ترین شکل وہ ہے جسے نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کیا جس میں توحید ورسالت اور آخرت پر اس طرح ایمان رکھنا ہے جس طرح نبی کریم ﷺ نے بتایا۔ اب محض یہ عقیدہ رکھ لینا کہ اللہ ایک ہے یا کچھ اچھے عمل کر لینا یہ اسلام نہیں نہ اس سے نجات آخرت ملے گی۔

ایمان واسلام اور دین یہ ہے کہ اللہ کو ایک مانا جائے اور صرف اسی ایک معبود کی عبادت کی جائے محمد ﷺ سمیت تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے اور نبی کی ذات پر رسالت کا خاتمہ کیا جائے اور ایمانیات کے ساتھ ساتھ وہ عقائد واعمال اختیار کئے جائیں جو قرآن کریم میں یا حدیث رسول ﷺ میں بیان کئے گئے ہیں۔اب اس دین اسلام کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں ہوگا۔

اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں

قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین ﴾ ۵۔

ترجمہ:

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

یعنی جب خدا کا دین (اسلام) اپنی مکمل صورت میں آ پہنچا تو کوئی جھوٹا یا نامکمل دین قبول نہیں کیا جا سکتا۔طلوع آفتاب کے بعد مٹی کے چراغ جلانا یا گیس بجلی اور ستاروں کی روشنی تلاش کرنا محض لغو اور کھلی حماقت ہے۔مقامی نبوتوں اور ہدایتوں کا وقت گزر چکا اب سب سے بڑی آخری وعالمگیر نبوت وہدایت سے ہی روشنی حاصل کرنی چاہئے کہ یہ ہی تمام روشنیوں کا خزانہ ہے۔جس میں پہلی تمام روشنیاں مدغم ہو چکی ہیں۔

یہ ممکن ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا کا دین (اسلام) چھوڑ کر کہیں ابدی نجات یا حقیقی کامیابی مل سکتی ہے۔جو احکام وہدایات سید المرسلین خاتم الانبیاء لے کر آئے وہی خدا کا دین ہے اسے چھوڑ کر نجات وفلاح کا کوئی راستہ نہیں۔

اسلام دین فطرت ہے:۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿ فاقم وجهك للدین حنیفا فطرت الله التی فطر

الناس علیها لا تبدیل لخلق الله ذلك الدین القیم ولكن اكثر الناس لا یعلمون ﴾٦

ترجمہ:

پس آپ یکسو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ فطرت کے اصل معنی خلقت (پیدائش) کے ہیں۔ یہاں مراد ملت اسلام (توحید) ہے مطلب یہ ہے کہ سب کی پیدائش بغیر مسلم وکافر کی تفریق کے اسلام اور توحید پر ہوتی ہے۔ اس لیے توحید ان کی فطرت یعنی جبلت میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آدمی کی ساخت اور تراش شروع سے ایسی رکھی ہے کہ اگر وہ حق کو سمجھنا اور قبول کرنا چاہے تو کر سکے اور بداء فطرت سے اپنی اجمالی معرفت کی ایک چمک اس کے دل میں بطور تخم ہدایت کے ڈال دی ہے تا کہ وہ گرد و پیش کے احوال اور ماحول کے خراب اثرات سے متاثر نہ ہو اور اصلی طبیعت پر چھوڑ دیا ہے تا کہ وہ دین حق کو اختیار کرے اور کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو احادیث صحیح میں تصریح ہے کہ "ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے بعدہ ماں باپ اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں"۔ ایک حدیث قدسی ہے کہ "میں نے اپنے بندوں کو ''حنفاء'' پیدا کیا۔ پھر شیاطین اغواء کر کے انہیں سیدھے راستے سے بھٹکا دیا" بحر حال دین حق دین حنیف اور دین قیم وہ ہے کہ اگر انسان کو اس کی فطرت پر مخلی بالطبع چھوڑ دیا جائے تو اپنی طبیعت سے اسی طرف جھکے۔ تمام انسانوں کی فطرت اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی بنائی ہے جس میں کوئی تضاوت اور تبدیلی نہیں فرض کریں کہ اگر فرعون اور ابوجہل کی اصلی فطرت میں یہ استعداد اور صلاحیت نہ ہوتی تو انہیں قبول حق کا مکلّف بنانا صحیح نہ ہوتا جیسے اینٹ پتھر اور جانوروں کو شرائع کا مکلّف نہیں بنایا۔ فطرت انسانیت کی اسی یکسانیت کا یہ اثر ہے کہ دین کے بہت سے اصول کو کسی نا کسی رنگ میں تقریباً سب انسان تسلیم کرتے ہیں گو ان پر ٹھیک ٹھیک قائم نہیں رہتے۔ اللہ سب کا مالک سب کا حاکم سب سے نرالا ہے۔ کوئی اس کے برابر نہیں کسی کا

زور اس پر نہیں یہ باتیں سب جانتے ہیں۔ اس پر چلنا چاہیے، ایسے ہی کسی کے جان و مال کو ستانا، ناموس میں عیب لگانا ہر کوئی برا جانتا ہے۔ ایسے اللہ ہی کو یاد کرنا، غریب پر ترس کھانا، حق پورا دینا، دغا نہ کرنا ہر کوئی اچھا جانتا ہے۔ اس راستہ پر چلنا وہ ہی دین سچا ہے (یہ امور فطری تھے مگر) اس کا بندوبست پیغمبروں کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے سکھلا دیا۔

یعنی اصل پیدائش کے اعتبار سے کوئی فرق اور تغیر و تبدل نہیں۔ ہر فرد انسان کی فطرت قبول حق کے لئے مستعد بنائی ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے جس فطرت پر پیدا کیا اُس کو تم اپنے اختیار سے بدل کر خراب نہ کرو۔ بیج تم میں ڈال دیا ہے اسے بے توجہی اور بے تمیزی سے ضائع مت ہونے دو۔

دین قیمؔ :۔

یعنی سیدھا دین یہ ہی فطرت کی آواز ہے پر بہت لوگ اس نکتہ کو سمجھتے نہیں۔

دین فطرت کے چند اصول

یعنی اصل دین پکڑے رہو اس کی طرف رجوع ہو کر۔ اگر محض دنیوی مصلحت کے واسطے یہ کام کئے تو دین درست نہ ہوگا۔ آگے دین فطرت کے چند اصول کی طرف توجہ دلائی ہے مثلاً اتقاء (خدا سے ڈرتے رہنا) نماز قائم رکھنا شرک جلی وخفی سے بیزار اور مشرکین سے علیحدہ رہنا اپنے دین میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

دین میں فرقہ بازی:

یعنی دین فطرت کے اصول سے علیحدہ ہو کر ان لوگوں نے اپنے مذہب میں پھوٹ ڈالی بہت سے فرقے بن گئے، ہر فرقہ اور گروہ سمجھتا ہے کہ وہ حق پر ہے اور دوسرے باطل پر اور جو سہارے انہوں نے تلاش کر رکھے ہیں جن کو وہ دلائل سے تعبیر کرتے ہیں ان پر خوش اور مطمئن ہیں۔ بدقسمتی سے ملت اسلامیہ کا بھی یہی حال ہوا ہے کہ وہ بھی مختلف فرقوں میں بٹ گئی اور ان کا بھی ہر فرقہ اسی زعم

باطل میں مبتلا ہے کہ وہ حق پر ہے حالانکہ حق پر صرف ایک ہی گروہ ہے جس کی پہچان نبی ﷺ نے بتلا دی ہے "**ما انا علیه واصحابی**" کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والا ہوگا۔

اسلام اور امن:۔

اسلام کا مقصد ہی پر امن معاشرہ کی تشکیل ہے اس لئے کہ ذاتی، سماجی اور روحانی ترقی کا دارومدار ہی پر امن معاشرے کی تشکیل پر منحصر ہے۔ اگر معاشرہ ہی پر امن نہ ہو تو کسی قسم کی ترقی کا خیال خام ہی ہوگا۔

آج کل بہت سے غیر اسلامی ممالک کا الزام ہے کہ اسلام تشدد و دہشت گردی اور جنگ وجدل کو فروغ دینے میں پیش پیش ہے اور یہ سلسلہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ کے بعد سے زیادہ زور پکڑتا ہوا نظر آیا ہے جس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ یہ مغربی میڈیا کی اسلام دشمنی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ان کا نصب العین شروع ہی سے اسلام اور اس کے ماننے والوں کو بدنام کرنا رہا ہے حالانکہ خود مغربی ممالک نے مسلمانوں سے دشمنی نکالنے اور ان کے استحصال کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے۔ یہ مسلمانوں کی معمولی اور من گھڑت خبروں کو بڑا بنا کر پیش کرنے میں ہمیشہ آگے رہے ہیں اور یہ صرف اسے لئے ہے کہ انہیں اس سے مالی فوائد حاصل ہورہے ہیں جو یہودی لابی کی کارستانی ہے۔

آج کل ایسے چند ہی ادارے ہیں جن کے توسط سے لوگوں کو تصویر کے صحیح رخ کا پتہ چلتا ہے۔ اس لیے لوگوں کو اسلام دشمن میڈیا سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔

اس سے پہلے کے آنکھیں بند کر کے ہم ان باتوں کو صحیح مان لیں جو آج کل ٹی وی خبروں اور اخباروں میں نظر آ رہا ہے ہمیں سوچنا چاہئے کے ان خبروں کو کس مقصد کے تحت، کون اور کیا رپورٹ کر رہا ہے۔ اس صورتحال کا تنقیدی نظروں سے جائزہ لینا ضروری ہے اور خصوصاً ان خبروں کو جو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں دی جا رہی ہوں۔

اسلام درحقیت امن و آشتی کا مذہب ہے جو تمام انسانوں کو امن و اخوت ، باہمی و

عالمگیر رواداری اور تمام مذاہب کے ماننے والوں سے معاملہ فہمی اور محبت کا درس دیتا ہے۔ یہ کسی مذہب اور کسی بھی قوم کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کرنے ان پر تشدد اور ظلم کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے۔

اسلام تشدد کے خلاف اور امن وانصاف کا داعی ہے:۔

اسلام واضح طور پر کسی قسم کی زیادتی سے منع کرتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسلام جس کے معنی ہی "سلامتی" ہو وہ کس طرح ظلم وزیادتی کو روا رکھنا سکھا سکتا ہے۔ اگر ہم مسلمانوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دین اسلام ہمیشہ ہی سے امن کا گہوارہ رہا ہے۔

پیغمبران اسلام نے کبھی بھی کسی ایسی چیز کی پرچار نہیں کی جو غیر فطری اور نا قابل فہم ہو۔ یہ اور بات ہے کہ دین فطرت سے دوری نے انہیں پیام حق پر عمل پیرا ہونے سے دور رکھا۔

اسلام ہمیشہ ہی سے امن کا داعی رہا ہے اور عدل وانصاف کو اونچا مقام دیا ہے۔ اس نے زیادتی کرنے والوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور حق کی خاطر لڑنے والوں کو اونچا مقام دیا ہے اور عفو ودر گزر کرنے والوں کو پسندیگی کی نظر سے دیکھا ہے اور اس کو خدائے پاک کی رضا کی نوید سنائی ہے۔

قرآن کریم میں اس طرح کے واقعات کا ذکر ملتا ہے اور احادیث مبارکہ سے اور حضور پاک ﷺ کی تعلیمات سے بھی ان حقائق کا پتہ چلتا ہے۔

ان چیزوں کا قرآن پاک سے ثابت ہونا مندرجہ ذیل آیتوں سے ظاہر ہے۔

۱۔ ﴿وقاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم ولاتعتدوا ن الله لایحب المعتدین﴾۸

ترجمہ:

"لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو، اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

۲۔ ﴿فان انتھوافان الله غفور رحیم﴾۹

ترجمہ:

اگر یہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۳۔ ﴿وقاتلوھم حتی لاتکون فتنه ویکون الدین لله فان انتھو ا فلاعدوان الاعلی الظالمین﴾۱۰

ترجمہ:

"ان سے لڑو جب تک کے فتنہ نہ مٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کا دین غالب نہ آجائے، اگر یہ رک جائیں (تو تم بھی رُک جاؤ) زیادتی تو صرف ظالموں پر ہی ہے"

۴۔ ﴿الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمات قصاص فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل مااعتدی علیکم واتقواالله ان الله مع المتقین﴾۱۱

ترجمہ:

حرمت والے مہینے حرمت والے مہینوں کے بدلے ہیں اور حرمتیں ادلے بدلے کی ہیں۔ جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی کے مثل زیادتی کرو جو تم پر کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

۵۔ ﴿ یا ایھا الذین امنوا لاتحلوا شعائرالله ولا الشھر الحرام ولا

القلائد ولا آمين البيت الحرام يبتغون فضل امن ربهم ورضوانا واذا حللتم فاصطادوا ولا يجر منكم شنآن قوم ان صدوكم عن المسجد الحرام ان تعتدو ا وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان واتقواالله واعلموا ان الله شديد العقاب﴾ ۱۲؎

ترجمہ:

''جن لوگوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ۔ نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ و ظلم اور زیادتی میں مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''

۶۔ ﴿ ولاتستوى الحسنة ولا السيئة ادفع بالتى هى احسن فاذا الذى بينك وبينه عداوة كانه ولى حميم ﴾۱۳؎

ترجمہ:

''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا۔ جیسے ولی دوست۔

۷۔ ﴿ يا يها الذين كونوا قوامين بالقسط شهداء لله ولو على انفسكم او الوالدين ان يكن غنيا او فقيرا فالله اولى بهما فلاتتبعوا الهوى ان تعدلوا وان تلووا او تعرضوا فان الله كان بما تعملون خبيرا ﴾۱۴؎۔

ترجمہ:

''اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور خوشنودی مولیٰ کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ داروں عزیزوں کے وہ شخص اگر امیر ہو تو اور فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کا زیادہ تعلق ہے اس لئے تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلو تہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

۸۔ ﴿ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتائی ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تشکرون ﴾ [۱۵]

ترجمہ:

''اللہ تعالیٰ عدل کا بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

۹۔ ﴿ وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين ﴾ [۱۶]

ترجمہ:

''اور اگر بدلہ لو بھی تو اتنا جتنا تمہیں صدمہ پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بے شک صابروں کے لئے یہی بہتر ہے۔

پہلی تین آیات میں مسلمانوں کو اُن سے لڑنے کی تاکید کی گئی ہے جو ان سے لڑیں اور

زیادتی کرنے اور پہل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔اس لئے کہ خدائے پاک زیادتی کرنے والوں کو قطعی پسند نہیں کرتا۔ان آیتوں میں مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ لڑنا بند کر دیں جوان سے لڑائی بند کرنے کا خواہشمند ہو اور صلح و امن کا راستہ اختیار کریں اُن دشمنوں سے جو لڑائی بند کرنا اور امن چاہتے ہوں۔

چوتھی آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو ہدایات کی گئی ہے کہ اگر کوئی ان کے خلاف زیادتی کرتا ہے تو اس کا اُسی طرح جواب دیں اور یاددہانی کرائی گئی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہیں اس لئے کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

پانچویں آیت میں مسلمانوں کو یاددہانی کرائی گئی ہے کہ پرانی دشمنی کی بناء پر وہ حد سے نہ گزر جائیں اس میں تنبیہ کی گئی ہے کہ ہمیں اچھے اور نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے اور گناہ اور زیادتی میں ساتھ نہیں دینا چاہئے اور جو اس کو نہیں مانے گا اس کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

چھٹی آیت مبارکہ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ گناہ اور ثواب کسی قیمت پر برابر نہیں ہوسکتے۔برائی کو نیکیوں سے دور کرنے کی تلقین کی گئی ہے اس طرح کرنے سے دشمن بھی تمہارا دوست بن جائیگا جو کہ تمہارا مقصد ہے۔

ساتویں آیت مبارکہ میں انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے کی یاددہانی کرائی گئی ہے۔ چاہے یہ اپنے خلاف یا عزیزوں کے خلاف یا رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو اس میں طاقت ور اور کمزور کی کوئی قید نہیں کیوں کہ انصاف سب کے لے برابر ہونا چاہئے ہمیں یاددہانی کرائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر کچھ جانتا ہے چاہے نظر آئے یا ہمارے دل میں ہو وہ پوری طرح باخبر ہے۔

آٹھویں آیت سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں انصاف کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کاموں سے اور زیادتی سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے۔

نویں اور آخری آیت میں مسلمانوں کو یاددہانی کرائی گئی ہے کہ اگر وہ کسی کو سزا دیں تو اتنا

جتنا کہ انہیں ان کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے اور حد سے تجاوز نہ کریں۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر وہ صبر سے کام لیں اور معاف کر دیں تو ان کا یہ عمل اللہ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔

اسلام کے کچھ مثالی مطمع نظر:۔

۱۔ قیام امن کی کوشش کرنی چاہے کسی سے ہماری پرانی دشمنی ہی کیوں نہ ہو سوائے اس مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچاؤ کے لیئے صف آرا ہو جائیں۔

۲۔ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیئے کہ انصاف سب کے لئے برابری کا کریں چاہے وہ اپنے ہوں یا غیر اثر ورسوخ والے ہوں یا غریب دوست ہوں یا دشمن انصاف کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے کسی کو خاطر میں نہ لائیں۔

۳۔ گناہ اور برائی کو بھلائی اور حسن سلوک سے دور کرنے کی کوشش کریں اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ دشمن آپکا دوست بن جائے گا۔

۴۔ کسی سے زیادتی نہ کریں اا ور بدلہ لیں اس بات کا جتنی کہ تکلیف پہنچی ہے اور اگر معاف کر دیں تو نتیجے کے لحاظ سے یہی ہمارے لئے سب سے بہتر ہے کیونکہ رب العزت بھی عفوودرگزر کو پسند کرتا ہے۔

اصول اسلام: تمام قوم اور لوگوں کے ساتھ پرامن رویہ اپنانا:۔

مندرجہ ذیل آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ نے انسان کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور پھر ان کو مختلف کنبے اور قبیلے میں تقسیم کر دیا تا کہ وہ ایک دوسرے کو جان سکیں اور گھل مل جائیں اور ہمیں یہ یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ بندہ وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پر ہیزگار ہے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے ﴿ یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عندالله اتقاکم ان الله علیم

خبیر ﴾۱۷

ترجمہ:

"اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔

دین اسلام کے شاندار اصول نے اس کو واضح کر دیا ہے کہ تم سب کی اصل ایک ہی ہے ایک ماں باپ کی اولاد ہو یعنی آدم اور حوا کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو محض خاندان اور نسب کے بناء پر فخر کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ سب کا نسب حضرت آدم علیہ السلام ہی سے جا کر ملتا ہے مطلب یہ ہے کہ مختلف خاندانوں برادریوں اور قبیلوں کی تقسیم محض تعارف کے لئے ہے تا کہ آپس میں صلہ رحمی کر سکو اس کا مطلب ایک دوسرے پر برتری کا اظہار نہیں ہے جیسا کہ بدقسمتی سے حسب ونسب کو برتری کی بنیاد بنالیا گیا ہے حالانکہ اسلام نے آکر اسے مٹایا تھا اور اسے جاہلیت سے تعبیر کیا تھا۔

یعنی اللہ کے ہاں برتری کا معیار خاندان قبیلہ اور نسل ونسب نہیں ہے جو کسی انسان کے اختیار میں ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ معیار تقویٰ ہے جس کا اختیار کرنا انسان کے ارادہ واختیار میں ہے۔

مندرجہ بالا آیت ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہمیں دوسرے اقوام و قبیلے کے ساتھ پر امن طور پر رہنا ہے اور ان کی عزت کرنا ہے چاہے وہ مسلمان ہوں کے غیر مسلم اور زندگی کے تمام معاملات میں دوسرے اقوام کے ساتھ برابری کا سلوک کرنا ہے کہ یہی پیغام اسلام وخدا ہے۔

دین اسلام میں کوئی زبردستی نہیں:۔

مندرجہ ذیل آئت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔

﴿لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقی لن انفصام لها والله سمیع علیم﴾ ۱۸۔

ترجمہ:

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، ہدائت ضلالت سے روشن ہوچکی ہے، اس لئے جوشخص اللہ تعالیٰ کے سوادوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کوتھام لیا جوکبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔

یہ آیت حکم کے اعتبار سے عام ہے یعنی کسی پر بھی قبول اسلام کے لئے جبر نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالی نے ہدایت اور گمراہی کو واضح کر دیا ہے تاہم کفر وشرک کے خاتمے اور باطل کا زور توڑنے کے لئے جہاد ایک الگ اور جبر وکراہ سے مختلف چیز ہے مقصد معاشرے سے اس قوت کا زور اور دباؤ ختم کرنا ہے جو اللہ کے دین پر عمل اور اس کی تبلیغ کی راہ میں روڑہ بنی ہوئی ہے۔ تا کہ ہر شخص اپنی آزاد مرضی سے چاہے تو اپنے کفر پر قائم رہے اور چاہے تو اسلام میں داخل ہوجائے۔ کیونکہ روڑہ بننے والی طاقت رہ رہ کر ابھرتی رہیں گی اس لئے جہاد کا حکم اور اس کی ضرورت قیامت تک رہے گی جیسا کہ حدیث میں ہے "**الجهاد ماض الی یوم القیامة**" [۱۹]

ترجمہ:

جہاد قیامت تک جاری رہے گا"۔

خود نبی اکرم ﷺ نے کافر اور مشرکوں سے جہاد کیا ہے اور فرمایا ہے:

" امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لااله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وایتاء الزکاة فاذافعلواذلك عصموامنی دماء هم واموالهم الابحق الاسلام" [۲۰]

ترجمہ:

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں جب تک کہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا اقرار نہ کرلیں" (صحیح بخاری)۔ ایک اسلامی مملکت میں ایک کافر کو اپنے کفر پر قائم رہ

جانے کی اجازت تو ضرور دی جائیگی لیکن ایک بار جب وہ اسلام میں داخل ہو جائے تو پھر اس سے بغاوت وانحراف کی اجازت نہیں دی جائیگی لہٰذا وہ خوب سوچ سمجھ کر اسلام لائے کیونکہ اگر یہ اجازت دے دی جاتی تو نظریاتی اساس مندم ہوسکتی تھی جس سے نظریاتی انتشار اور فکری انارکی پھیلتی ہے جو اسلامی معاشرے کے امن کو اور ملک کے استحکام کو خطرے میں ڈال سکتی تھی۔ اس لئے جس طرح انسانی حقوق کے نام پر قتل، چوری، زنا ڈاکہ اور حرابہ وغیرہ جرائم کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسی طرح آزادی رائے کے نام پر ایک اسلامی مملکت میں نظریاتی بغاوت کی اجازت بھی نہیں دی جاسکتی۔ یہ جبر وکراہ نہیں ہے بلکہ مرتد کا قتل عین انصاف ہے جس طرح قتل وغارت گری اور اخلاقی جرائم کرنے والوں کو سخت سزائیں دینا عین انصاف ہے۔ ایک کا مقصد ملک کا نظریاتی تحفظ ہے اور دوسرے کا مقصد ملک کو شر وفساد سے بچانا ہے اور دونوں ہی مقاصد ایک مملکت کے لئے ناگزیر ہے آج اکثر اسلامی ممالک ان دونوں کی مقاصد کو نظر انداز کر کے جن الجھنوں، دشواریوں اور پریشانیوں سے دوچار ہیں وہ محتاج وضاحت نہیں۔

دوسری آیت بھی اسلام کے مندرجہ ذیل اصولوں کی نشاندہی کرتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے: ﴿وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلا م الله ثم ابلغه مامنه ذلك بانهم قوم لا يعلمون ﴾ 21

ترجمہ:

اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو تو اسے پناہ دے دے یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچا دے۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ بے علم ہیں۔

اس آیت میں مذکورہ حربی کافروں کے بارے میں ایک رخصت دی گئی کہ اگر کوئی کافر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو۔ یعنی اسے اپنی حفظ وامان میں رکھو تا کہ کوئی مسلمان اسے قتل نہ کر سکے۔ اور تا کہ اسے اللہ کی باتیں سننے اور اسلام کے سمجھنے کا موقعہ ملے، ممکن ہے اس طرح اُسے توبہ اور قبول اسلام کی توفیق مل جائے۔ لیکن وہ اگر کلام اللہ سننے کے باوجود بھی مسلمان نہیں ہوتا تو اسے اسکی

جائے امن تک پہنچا دو۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی امان کی پاسداری آخر تک کرنی ہے۔

یعنی پناہ کے طلب گاروں کو پناہ کی رخصت اس لئے دی گئی ہے کہ یہ بے علم لوگ ہیں ممکن ہے اللہ اور رسول کی باتیں ان کے علم میں آئیں اور مسلمانوں کا اخلاق و کردار وہ دیکھیں تو اسلام کی حقانیت وصداقت کے وہ قائل ہو جائیں اور اسلام قبول کر کے آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔ جس طرح صلح حدیبیہ کے بعد بہت سے کافر امان طلب کر کے مدینہ آتے جاتے رہے تو انھیں مسلمانوں کے اخلاق و کردار کے مشاہدے سے اسلام کے سمجھنے میں بڑی مدد ملی اور بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے اسلام جو اس قدر شاندار اور پاکیزہ مذہب ہے کیا یہ ممکن ہے کہ عیسائیت کے پیروکار اس کا موازنہ عیسائیت سے کر سکیں۔ وہ اسلام اور اسکے ماننے والوں پر تشدد، دہشت گردی اور بے گناہ انسانوں کو قتل کرنے کا الزام لگاتے ہیں جبکہ وہ خود ان کاموں میں سر فہرست ہیں آج یہ کوئی امریکہ اس کے پڑوس، آسٹریلیا اور افریقہ سے پوچھے کہ اصل سچائی کیا ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ ان غیر مسلموں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اسلام کیا ہے۔ اور اللہ کے احکام کیا ہیں۔

مسلمانوں کو لڑائی کی اجازت کب ہے:۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ اسلام ایک تجرباتی اور فطری دین ہے اور اسکا مقصد ہی معاشرے میں عدل وانصاف قائم کرنا ہے اس وجہ کر اسلام مسلمانوں کو لڑائی کی اجازت اس وقت دیتا ہے جب کوئی انکے خلاف ہتھیار اٹھالے، ناانصافی پر اُتر آئے اور دین پر حملہ آور ہو۔

قرآنی آیات جو مسلمانوں کو لڑائی کا حکم دیتی ہیں وہ پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔

ذیل میں قرآنی آیات کا ترجمہ بیان کہا جا رہا ہے جس میں مسلمانوں کو ناانصافی کے خلاف لڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن کا ارشاد ربانی ہے:

﴿ اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا ربنا لله ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع وصلوات ومساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا

ولینصرن الله من ینصره ان الله لقوی عزیز ﴿۲۲﴾

ترجمہ:

جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انھیں بھی مقابلے کے اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔ یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا ہے صرف انکے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور مسجدیں بھی ڈھادی جاتیں جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا بیشک اللہ بڑی قوتوں والا اور بڑے غلبے والا ہے۔

ان آیتوں میں سب سے پہلے جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ جس کے دو مقاصد یہاں بیان کئے گئے ہیں۔ مظلومیت کا خاتمہ اور اعلائے کلمتہ اللہ۔ اس لئے کہ مظلومین کی مدد اور اس کی دادرسی نہ کی جائے تو پھر دنیا میں زور آور کمزوروں کو اور باوسائل بے وسیلہ لوگوں کو جینے ہی نہ دیں جس سے زمین فساد سے بھر جائے۔ اسی طرح اعلائے کلمتہ اللہ کے لئے کوشش نہ کی جائے اور باطل کی سرکوبی نہ کی جائے تو باطل کے غلبے سے بھی دنیا کا امن وسکون اور اللہ کا نام لینے والوں کے لئے کوئی عبادت خانہ باقی نہ رہے۔

کیا اسلام شہریوں کو مارنے کی اجازت دیتا ہے؟:۔

لڑائی کے دوران بھی مسلمان انسانیت کی عزت کرتے ہیں اور جنگ کے دوران وہ لوگ جو اسلام کے خلاف لڑ رہے ہوتے ہیں۔ انکے بیوی بچوں اور ضعیف لوگوں کو نقصان پہچانے سے اجتناب برتا جاتا ہے اسلام میں وحشیانہ پن کی کوئی گنجائش نہیں ہے نہ وہ وحشیانہ پن سے انسانیت کو مارنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسلام اپنے دشمنوں کی لاشوں کی بے حرمتی کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ اسلام عام لوگوں کی ٹارگٹ کلنگ کو بھی سختی سے منع کرتا ہے۔ خاص کر عورتوں بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور پادریوں کو بھی۔ یہاں تک کہ دشمنوں کے ساتھ بھی جنگ کے دوران انصاف کا

حکم دیا گیا ہے اور قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرنے کو کہا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل آیتوں سے درج بالا حقائق کا پتہ چلتا ہے۔

﴿ یا ایها النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسری ان یعلم الله فی قلوبکم خیرا یؤتکم مما اخذ منکم ویغفر لکم والله غفور رحیم ﴾ [۲۳]

ترجمہ:

اے نبی! اپنے ہاتھ تلے کے قیدیوں سے کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں نیک نیتی دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا اور پھر گناہ بھی معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہی۔

﴿ ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء ولا شکورا ﴾ [۲۴]

ترجمہ:

اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکرگزاری۔

ان آیات کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ نے مسلمانوں کو جس صورت میں لڑنے کے لئے کہا ہے وہ درج ذیل ہے۔

"عورتوں اور بچوں کو نہ مارو، بوڑھوں اور مذہبی لوگوں کو نہ مارو، راہب اور راہبہ کو نہ مارو اور انھوں نے ارشاد فرمایا کہ پھلوں سے بھرے درخت کو نہ کاٹو اور دشمنوں کے کنوؤں میں زہر نہ ملاؤ"

اس کے علاوہ بھی حضور پاک ﷺ کے ان معاملات پر کافی ارشادات ہیں جو انھوں نے ان کے بارے میں فرمائیں۔ ان تمام آیات مبارکہ اور احادیث کی روشنی میں اگر ہم دیکھیں تو اسلام دشمنوں کے ساتھ بھی دوران فتح ان سے ناانصافی روا نہیں رکھتا اور اس کو نہ پسندیدہ عمل قرار دیتا

ہے اس لئے کہ اسلام کا مقصد ہی امن اور عدل وانصاف کو فروغ دینا ہے۔

اسلام غیر مسلموں کی نظر میں:

۶ جون ۲۰۰۲ کو ہونے والی سمپوزیم کے دوران جو کہ سوئیٹزرلینڈ کے شہر تھن میں منعقد ہوئی بشپ البرٹ ریجر نے اسلام کے خلاف ملک میں چلنے والی مہم پر تشویش کا اظہار کیا اور کڑی نقطہ چینی کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام کو ایک اہم مذہب کے طور پر اس ملک میں تسلیم کیا جانا چاہیے جس کی یہاں پر ۳۵۰۰۰۰ مسلمان نمائندگی کرتے ہیں جو کہ سوئٹزرلینڈ کی 80 لاکھ آبادی کا 4.5 فیصد ہے اس کے علاوہ یہاں پر ۱۰۰۰۰ امسلمان علیحدہ ہیں جو تارکین وطن ہیں۔ بقول ان کے عیسائیت کے بعد سوئٹزرلینڈ میں اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے جس میں سے تقریباً ۴۳ فیصد ترکش مسلمان ہیں جن کی ہمیں قدر کرنی چاہیے۔[۲۴]

"مسلمان اچھے لوگ ہیں" چارلی ریز کی رپورٹ

اس عنوان سے چارلی ریز لکھتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ امریکہ کے لوگوں کو مسلمانوں سے ملنے کے اور زیادہ مواقع ملیں تب ہی وہ لوگ جانیں گے کہ مسلمانوں کے خلاف جو دائیں بازو کے عیسائیوں نے تحریک چلائی ہوئی ہے وہ صحیح نہیں۔

"مسلمان اچھے لوگ ہیں" ان کے خلاف جو احمقانہ تصور ان کے دل میں ہے وہ اس لیے ہے کہ وہ حقیقت سے دور ہیں۔ پرانی عیسائیوں کی آبادی اکثر مسلم ممالک میں ہے اور کچھ یہودیوں کی کافی پرانی آبادی بھی مسلم ممالک میں ہے۔ عراق کے نائب وزیر خارجہ بھی عیسائی تھے۔ صدام حسین نے 10 لاکھ ڈالر کا عطیہ صرف امریکہ میں چرچ تعمیر کرنے کے لیے دیا تھا۔[۲۵]

عیسائیوں کی کافی تعداد مسلم ممالک میں قیام پزیر ہے اور یہ لوگ صدیوں سے وہاں موجود ہیں۔ میں نے یہ سب پہلے بھی کہا ہے لیکن چونکہ مسلمانوں کے خلاف الزام ابھی بڑھ گیا ہے

اس لیے اسکو میں دہرانا ضروری سمجھتا ہوں۔

اسلام دوسرے مذاہب کی طرح کافی گروہوں میں بٹا ہوا ہے کچھ اپنے مذہب پر سختی سے عمل کرتے ہیں لیکن یہ کسی دوسرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے۔

میں نے کافی سفر کیا ہے اور مسلم مما لک میں اپنے سفر کے دوران غریب سے غریب ملکوں میں گیا ہوں مگر میری ان لوگوں نے بہت اچھی طرح مہمان نوازی کی نہ کبھی مجھے ستایا گیا نہ میرے اوپر حملہ کیا گیا۔ جہاں تک جرم کا تعلق ہے آپ کو بیروت، دمشق، عمان اور راملہ جیسے شہر بھی بعض امریکہ کے شہروں سے زیادہ محفوظ ملیں گے۔ ۲۶

اسلام ایسا مذہب ہے جہاں پر رومن کیتھولک چرچ کی طرح مذہبی پیشوا کی حکمرانی نہیں ہے۔ مسلمانوں کا کوئی گروہ بھی مسجد تعمیر کر کے اس میں پیش امام اور پڑھانے والے کو رکھ سکتا ہے۔ وہ لوگ آزاد ہیں مسلمانوں میں نہ کوئی پاپائیت ہے نہ کارڈینل کیلئے کالج ہیں۔ ان میں کوئی بشپ نہیں ہوتا۔ اگر کہیں کسی مسجد میں کوئی امام کسی دینی معاملے میں فتویٰ دے دے تو اس میں بندش نہیں ہوتی جیسا کہ پراٹسٹنٹ عیسائیوں میں ہوتا ہے بلکہ وہ اس کی تشریح اپنے اللہ کے کلام سے نکال لیتے ہیں۔ ۲۷

زیادہ تنازعہ جو آجکل دنیامیں ہے وہ سیاسی وجوہ کی بنیاد پر ہے۔ آج اگر حماس اسرائیلوں سے لڑ رہا ہے تو اس کا مقصد یہ نہیں کہ وہ یہودی ہیں بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے فلسطین پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اگر آج مسلمان مغربی مما لک کی تہذیب پر تنقید کرتے ہیں تو یہ بھی ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح عیسائی ان پر تنقید کرتے ہیں مسلمان نہ تشدد پسند ہیں نہ یہ فحاشی، زنا اور لالچی پن کو تسلیم کرتے ہیں۔

آج اگر کچھ مسلم مما لک میں مذہبی اور غیر مذہبی لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑا نظر آتا ہے وہ ٹھیک اسی طرح کا ہے جس طرح کے اس ملک میں لوگوں کے درمیان نظر آتا ہے۔

امریکہ کے ۶۰ سے ۷۰ لاکھ شہری ہیں جو مسلمان ہیں۔ مسلمان اس ملک میں تقریباً 19 صدی سے رہ رہے ہیں اگر آپ نہیں جانتے تو مسلمانوں کو جاننے کوشش کریں پھر آپ کو معلوم

ہوگا کہ یہ مسلمان کوئی طباعتی تختی نہیں جیسا کہ ان کو بزدلانا پروپیگنڈہ یا اوپری سطح کی خبروں کے مطابق بیان کیا جاتا ہے۔ ۲۸

اسلام کے بارے میں امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے کیا کہا:

صدر جارج ڈبلیو بش نے امریکہ کے تجارتی بلڈنگ تباہ ہونے کے فوراً بعد اسلامک سینٹر واشنگٹن ڈی سی میں جو تقریر کی وہ درج ذیل ہیں:۔

"میں آپ تمام لوگوں کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہماری اس صورتحال پر گفتگو ہوئی ہے جو آج کل کا موضوع بحث ہے۔ آپ بھلے لوگوں کے ساتھ تمام امریکی پچھلے منگل کے حملے جو تجارتی مراکز پر ہوئے ہیں سخت نالاں ہیں۔ ہم یقین نہیں کر سکتے جو ہم نے اور آپ نے ٹی وی پر دیکھا ہے۔ اسلام معصوم لوگوں کے خلاف تشدد کی سخت مذمت کرتا ہے اور یہ بات ہمارے امریکی لوگوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے گو کہ انگریزی زبان عربی آیات کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکتی لیکن پھر بھی مجھے قرآن کا حوالہ دینے کی ضرورت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "جو لوگ برائی کرتے ہیں انکے ساتھ برا ہوگا" اور یہ کہ وہ لوگ اللہ کی نشانیوں کو جھٹلاتے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ۲۹

دہشت گردوں کا چہرہ اسلام پر صحیح یقین رکھنے والوں کا چہرہ نہیں۔ یہ وہ نہیں ہیں جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے۔ "اسلام امن ہے"۔ یہ دہشت گرد امن کی راہ نمائی نہیں کرتے بلکہ یہ بدی اور لڑائی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ۳۰

جب ہم اسلام کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم ایک ایسے مذہب کے بارے میں سوچتے ہیں جو دنیا کہ کروڑوں لوگوں کے لیے سکون لے کر آیا ہے اور دنیا کے کروڑوں لوگوں نے اس میں آرام وتسکین اور امن پایا ہے۔ اور جس نے دنیا کی ہر نسل کے لوگوں میں بھائی چارگی پیدا کی ہے۔ ۳۱

امریکہ میں لاکھوں مسلمان شہری ہیں جنہوں نے ہر شعبے میں اچھا کام کیا ہے اور نام کمایا ہے۔ یہاں پر مسلمان ڈاکٹر ہیں، وکیل ہیں، قانون کے پروفیسر ہیں، دکان دار ہیں، مائیں ہیں، باپ ہیں اور وہ اس قابل ہیں کہ ان کا احترام کیا جائے۔ ۳۲

وہ خواتین اور مائیں جو یہاں پردہ کرتی ہیں انہیں اپنے پردے کی وجہ سے باہر کہیں آنے جانے میں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے اور جو کوئی ان کا مذاق بنائے یا عزت نہیں کرے ہم ان کی عزت نہیں کرتے اور اگر کوئی ان خواتین کی طرف انگلی اٹھاتا ہے تو ہم اس سے سختی سے پیش آئیں گے۔

خلاصہ:۔

مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کا نقطہ نظر لڑائی کے دوران امن اور انصاف ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اس مقالے کو پڑھنے کے بعد لوگوں پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ اسلام امن اور انصاف کو فروغ دیتا ہے اور ظلم وزیادتی کے خلاف ڈٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔

یہ قابل افسوس امر ہے کہ کچھ لوگ قرآن کے کچھ الفاظ کے غلط مفہوم لیتے ہیں اور اُن آیات کا خیال نہیں کرتے جو اس بات کی گواہ ہے کہ اسلام واقعی امن وآشتی کا مذہب ہے اور یہ ہر صورت میں امن وانصاف چاہتا ہے۔

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ اس مقالے کی روشنی میں لوگ وہ خبریں جو ٹی وی پر دیکھتے، ریڈیو سے سنتے اور اخباروں میں پڑھتے ہیں اس کو حقیقت ماننے سے پہلے ضرور سوچیں گے اور تصویر کا دونوں رخ دیکھ کر فیصلہ کریں گے کہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کون کر رہا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے، یہ ان کو کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے۔ میں مقالے کا اختتام اپنی اس قطعہ پر کرتا ہوں۔

حوالہ جات

۱۔ حم السجدۃ آیت ۱۲۔

۲۔ الزلزال آیت ۱۳

۳۔ سورہ النحل آیت ۶۸۔

۴۔ سورہ آل عمران آیت ۱۹۔

۵۔ سورہ آل عمران ایت ۸۵۔

۶۔ سورہ الروم آیت ۳۸۔

۷۔ الجامع الصحیح للبخاری۔

۸۔ سورہ بقرہ آیت ۱۹۰۔

۹۔ سورہ بقرہ آیت ۱۹۲۔

۱۰۔ سورہ بقرہ آیت ۱۹۳۔

۱۱۔ سورہ بقرہ آیت ۱۹۴۔

۱۲۔ سورہ مائدہ آیت ۲۔

۱۳۔ سورہ حم السجدہ آیت ۳۴۔

۱۴۔ سورہ نساء آیت ۱۳۵۔

۱۵۔ سورہ نحل آیت ۹۰۔

۱۶۔ سورہ نحل آیت ۱۲۶۔

۱۷۔ سورہ حجرات آیت ۱۳۔

۱۸۔ سورہ بقرہ آیت ۲۵۶۔

۱۹۔ صحیح البخاری کتاب الجہاد۔

۲۰۔ صحیح البخاری کتاب حرمۃ دم المسلم

۲۱۔ سورہ توبہ آیت ۶۔

۲۲۔ سورہ حج آیت ۳۹، ۴۰۔

۲۳۔ سورہ انفال آیت ۷۰۔

۲۴۔ سورہ انسان آیت ۸، ۹۔

۲۵۔ تفسیر عثمانی۔

۲۶۔ تفسیر قرآن، وزارت امور اوقاف سعودی عرب

۲۷۔ خواتین اسلامی انسائکلو پیڈیا۔

۲۸۔ ترجمہ اسلام ان دی لائیٹ اف قرآن وسنت

۲۹۔ اسٹوڈنٹ آف نالج۔کوم۔

۳۰۔ ترجمہ مسلم آر گوڈ پیپل چارلی ریز

۳۱۔ اسٹوڈنٹ آف نالج۔کوم

۳۲۔ ترجمہ اسلام از پیس، صدر جارج ڈبلیو بش، اسٹوڈنٹ آف نالج۔کوم